❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت اخلاقیات
وقت 5-7 منٹ

جدید ایجادات کا درست اور بر محل استعمال

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (البقرۃ:209)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم سب کے سب اطاعت (کے دائرہ) میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار
اِسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

سامعین کرام! خاکسار کی آج کی گزارشات انٹرنیٹ، موبائل اور سوشل میڈیا سے متعلق ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں آخری زمانے کے متعلق جو پیشگوئیاں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ضمن میں بیان فرمائی ہیں۔ اُن میں جدید سائنسی ایجادات کا ذکر بھی ملتا ہے۔ ان ایجادات میں ایک ایجاد کو سوشل میڈیا کا نام دیا جا سکتا ہے۔ جس کا آغاز الیکٹرانک میڈیا سے ہوا جس میں ریڈیو، ٹی وی اور ٹیلی فون وغیرہ کی ایجادات شامل ہیں۔ ابتدائی زمانہ میں یہ ایجادات بظاہر اخلاقیات کے حوالہ سے کوئی زیادہ Harmful نہ تھیں۔ لوگ خبریں سنتے، حالاتِ حاضرہ سے باخبر رہنے کا واحد ذریعہ یہی تھا اور تفریح طبع کے لیے ریڈیو کے علاوہ ایک ڈبہ نما ٹی وی کہیں کہیں میسر تھا جس کے سامنے خاندان اور بعض اوقات محلہ کے کچھ افراد جمع ہو کر پروگرام دیکھ لیتے۔ اخلاق سے گرے ہوئے پروگرام اول تو نہ عام تھے اور نہ پروڈیوسر ماحول اور معاشرے کی نہج دیکھتے ہوئے بناتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ معاشرے میں بھی اس حد تک شرم و حیا موجود تھی کہ اخلاق سوز پروگرام نہ فیملی میں دیکھنے کا رجحان تھا اور نہ پسند کئے جاتے تھے۔ اگر کسی کے متعلق اخلاق باختہ پروگرام دیکھنے کی سُن گُن ملتی تو اس کی حوصلہ شکنی کی جاتی۔ ٹی وی ایجاد کرنے والے کے علم میں بھی نہ تھا کہ کسی دن اس کی یہ مفید ایجاد لوگوں کی بڑی تعداد بالخصوص نوجوان نسل کے اخلاق تباہ کر کے رکھ دے گی۔ مغربی دنیا کے چینلز کو لیں تو خصوصیت سے ایسے مناظر سے بھرے پڑے ہیں جن کو نہ آنکھیں دیکھ سکتی ہیں اور نہ قلم بیان کر سکتا ہے۔ اسی اخلاقی گراوٹ کی زد میں اب ترقی پذیر اور پسماندہ ممالک کے چینلز بھی آنے لگے ہیں۔

دنیا ایجادات کے حوالے سے بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے اور جیسے آئے روز عورتوں کے ملبوسات کے ڈیزائن تبدیل ہوتے ہیں اسی طرح ایجادات میں بھی تنوع دیکھنے کو ملتا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا ترقی پا کر سوشل میڈیا کا روپ دھار چکا ہے اور اس میں جمع ہو جانے والی فضولیات اور گندگیوں کے بارے میں ان کے موجد بھی لاعلم تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آئی فون کے موجد اسٹیو جابز کو جب اس کے مضرات کا احساس ہونے لگا تو اس نے اپنی اولاد کو اس کے استعمال سے دور رکھا۔

سامعین! سوشل میڈیا تو اب بہت وسعت اختیار کر چکا ہے۔ اس میں شامل ہونے والی ایجادات کی فہرست اتنی طویل ہے کہ شاید ان کے تعارف پر ہی ایک تقریر تیار ہو جائے۔ اس میں ایک کردار موبائل فون کا ہے جس کے متعلق کسی نے کہا ہے کہ دو سے تین انچ چوڑے اور پانچ چھ انچ لمبے ایک فون میں تمام دنیا سمٹ کر آ گئی ہے جو تقریباً ہر چھوٹے بڑے کی ہتھیلی میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حلال و حرام اور جائز و ناجائز کے حوالہ سے ایک گُر ہمیں یہ سکھایا ہے کہ اگر کسی چیز کے فوائد زیادہ ہیں تو اسے اپنا لیں اور اگر فوائد کم اور نقصانات زیادہ ہیں تو اسے ترک کر دیں۔ یہی کیفیت سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ، موبائل فون اور فیس بک وغیرہ کی ہے۔ اس میں اچھائیاں

بھی ہیں اور نقصانات بھی۔ ہم اپنے مضامین میں، اپنی تقاریر میں اور اپنی گفتگو وبحث و مباحثہ میں سوشل میڈیا کے نقصانات بالعموم زیادہ گنواتے ہیں۔ بچوں کو اِن کے استعمال سے روکتے اور ٹوکتے رہتے ہیں جن سے بچے fed up ہو جاتے ہیں اور تناؤ کا شکار رہتے ہیں۔

سامعین! مَیں نے یہ محسوس کیا ہے کہ مقرر کو جب سوشل میڈیا پر گفتگو کرنے یا محرر کو سوشل میڈیا پر کچھ لکھنے کو کہا جائے تو وہ اس کے نقصانات کا ذکر پہلے اور مثبت پہلوؤں کا ذکر اخیر میں کرتا ہے جبکہ مثبت اور مؤثر کن گفتگو کے لیے کسی کے کردار کے اچھے پہلو پہلے بیان کرنے چاہیے پھر کمیوں اور کوتاہیوں کی طرف توجہ دلانی چاہیے۔ اسی اصول کو مد نظر رکھ کر میری گفتگو دو حصوں میں تقسیم ہو سکتی ہے۔

1۔ سوشل میڈیا کے مثبت پہلو

2۔ سوشل میڈیا کے منفی پہلو

سامعین کرام! مگر آج مَیں اِس کے مثبت پہلو جس کو مَیں نے سوشل میڈیا کا درست اور بر محل استعمال کا نام دیا ہے، بیان کروں گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے موقع دیا تو اس کے منفی پہلو کسی اور وقت میں بیان کروں گا۔

سوشل میڈیا کے مثبت پہلو پر غور کرتے ہی مَیں اپنے سامعین کو پاکستان میں جماعت احمدیہ پر گزرنے والے حالات کی طرف لے جانا چاہوں گا۔ جہاں قرآن کریم، کتب حضرت مسیح موعودؑ، کتب خلفائے عظام، اخبارات اور جماعتی لٹریچر کی اشاعت اور طباعت پر پابندی کا سامنا ہے۔ مساجد میں قرآن کریم اور کسی قسم کے لٹریچر رکھنے پر پابندی ہے۔ ان حالات میں موبائل فون اور دیگر اس سے ملتے جلتے دیگر ذرائع مُمِدّ ثابت ہو سکتے ہیں۔ گو موبائل فونز کی وجہ سے بھی احمدیوں کو مقدمات کا سامنا رہتا ہے لیکن سوشل میڈیا میں استعمال ہونے والے اس طرح کے Gadgets جیسے فون، آئی پیڈ اور لیپ ٹاپ میں لاکھوں صفحات کا لٹریچر سمو سکتا ہے۔ آپ اس کے ذریعہ جہاں اور جب چاہیں قرآن کریم کی تلاوت کر سکتے ہیں۔ قرآن کریم کی تفاسیر پڑھ سکتے ہیں۔ احادیث کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ سیرت رسولؐ پڑھ کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اور اسوہ اپنایا جا سکتا ہے۔ مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے فیضیاب ہوا جا سکتا ہے۔ خلفاء کے خطبات، خطابات اور تفاسیر سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سا مختلف النوع علم جو ان Gadgets کے ذریعہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ان Gadgets کی یہ خوبی ہے کہ بہت بھاری کتب خریدنے اور خرید کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کی مشکل اور اس کی ٹرانسپورٹ پر اٹھنے والے اخراجات سے بچا جا سکتا ہے۔ کتابوں کی ترسیل پر جو وقت لگتا ہے اسے بھی بچایا جا سکتا ہے اور اس سے دعوت الی اللہ بھی بآسانی بغیر کسی خرچ کے کی جا سکتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”آجکل انٹرنیٹ اور ای میل ...کے بارے میں ... غور کریں کہ کس طرح استعمال کرنا ہے، کس طرح زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کے غلط استعمال جو ہو رہے ہیں تو اس کا صحیح استعمال کیوں نہ کیا جائے۔“

(خطبہ جمعہ 22/ دسمبر 2006ء)

پھر فرمایا:

”علم میں اضافے کے لئے انٹرنیٹ کی ایجاد کو استعمال کریں۔ یہ نہیں ہے کہ یا اعتراض والی ویب سائٹس تلاش کرتے رہیں یا انٹرنیٹ پر بیٹھ کے مستقل باتیں کرتے رہیں۔“

(خطبہ جمعہ 20/ اگست 2004ء)

سوشل میڈیا ہر گزرتے دن کے ساتھ ہماری زندگی میں اہمیت اختیار کر رہا ہے۔ اس کے ذریعے معلومات اور روابط میں کروڑہا لوگ ایسے بندھے ہیں کہ دنیا ایک گلوبل ویلج کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔

سامعین! یہ Gadgets ایسے آسان ذرائع ہیں کہ ہم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر کے انہی Gadgets کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے خلاف جو نفرت کی مہم چلائی جاتی ہے اور جھوٹے الزامات لگائے جاتے ہیں ان کا جواب دیا جا سکتا ہے۔ اسکول، کالج اور یونیورسٹی کی تعلیم میں ان سے معاونت لی جا سکتی ہے۔ Artificial Intelligence سے بھی اپنی تعلیم کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ مختلف مضامین اور موضوعات سے متعلق لوگ اپنے مشاہدات اور تجربات اور ریسرچ بھی سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز پر شیئر کرتے ہیں جس سے دیگر لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مختلف موضوعات پر مواد کی تلاش آسان ہو گئی ہے۔

ایک فائدہ جس سے مَیں خود بھی مستفیذ ہوا ہوں وہ یہ کہ ایک دفعہ خاکسار جمعہ کے روز ٹریفک میں پھنس گیا اور حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں جمعہ سننے میں دیر ہو گئی تو خاکسار کے نواسوں نے موبائل پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ لگا دیا۔ جس سے ہم راستے میں بھی اس روحانی مائدہ سے فیضاب ہوتے رہے۔

ایک اہم فائدہ راستے کی معلومات بھی ہیں۔ آپ نے کسی شہر میں کہیں جانا ہو یا کسی ملک سے دوسرے ملک بائی روڈ سفر کرنا ہو انٹرنیٹ کی سہولت سے بغیر کسی دقت کے آپ اپنی منزل مقصود پر پہنچ سکتے ہیں۔

ہمارے روزمرہ کے مستعمل Gadgets پر ہم نمازوں کے اوقات پر آذان یا کوئی اور میسج ریکارڈ کر سکتے ہیں تا الارم کے ذریعے نمازوں کی یاددہانی ہو سکے۔ دیگر کاموں کے سرانجام دہی کے دوران علمی، روحانی مضامین یا میسجز کو لگا کر سنا جا سکتا ہے اور روحانی آسودگی کا موجب ہو سکتا ہے۔ اب تو آڈیو کتب کا بھی کافی رواج ہو گیا ہے۔ لوگ سفروں کے دوران یا گھر میں دیگر کام کرتے ہوئے اپنے Gadgets پر آڈیو ریکارڈ ہوئی کتب سن لیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی کتب بھی آڈیو میں ریکارڈ موجود ہیں۔

سامعین! ہم ان Gadgets کے ذریعے دنیا بھر میں پھیلے اپنے بہن، بھائی اور عزیز و اقارب سے ہر وقت رابطے میں رہتے ہیں اور خوشی، غمی میں شامل ہو سکتے ہیں۔

آج کل دنیا بھر میں جو حالات ہیں، کہیں افراتفری ہے، کہیں دہشت گردی ہے، کہیں خوف و ہراس ہے اور کہیں دیگر مسائل ہیں۔ ان حالات میں والدین اپنے بچوں سے اور بچے اپنے والدین و بزرگوں سے رابطے میں رہتے ہیں۔ سفروں کے دوران live location شیئر کرنے سے بھی فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور سفر کنندہ اور گھر والے سفر کے دوران منزل مقصود سے دوری یا نزدیکی کا دوطرفہ اندازہ کر لیتے ہیں۔

Gadgets پر جماعتی اور دفتری میٹنگز کے نوٹس لئے جا سکتے ہیں یہ ڈائری کے طور پر بھی کام آتے ہیں اور سوشل میڈیا استعمال کرتے ہوئے مثلاً واٹس ایپ کے ذریعہ ان نوٹس کو دیگر افراد تک بھی بآسانی پہنچایا جا سکتا ہے اور یاددہانی بھی کروائی جا سکتی ہے۔ یہی سوشل میڈیا پلیٹ فارمز تبلیغ کا ذریعہ بھی ہیں، حضور انور ایدہ اللہ کی تحریکات لمحوں میں اکناف عالم کے احمدیوں تک پہنچتی ہیں اور اسی سوشل میڈیا کے ذریعہ ہم ایم ٹی اے، الاسلام ویب سائیٹ اور روزنامہ الفضل کے نئے اور پرانے پرچوں تک رسائی بھی حاصل کرتے ہیں۔ گویا کہ چلتا پھرتا ایک علم کا خزانہ ہے جو ایک چھوٹے سے Box کی صورت میں ہر انسان کے ساتھ چلتا پھرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

”ہم عاجز گنہگاروں اور کمزوروں کے سپرد اللہ تعالیٰ نے یہ کام کیا تھا کہ تمام دنیا کی قوموں کو اُمّتِ واحدہ میں تبدیل کرو۔ ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی تھی کہ دنیا سے تمام سعید روحوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرو اور وہ ہاتھ حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ہے اس ہاتھ پر اکٹھا کرنے کیلئے ہماری مجبوریاں، ہماری بے کسیاں، ہماری بے بساطی حائل تھیں... مگر دیکھتے دیکھتے آسمان سے وہ تقدیریں نازل ہوئی ہیں جنھوں نے اس خواب کو آج ایک حقیقت میں تبدیل کر دیا ہے۔“

(الفضل انٹرنیشنل 30 جولائی 1993ء)

سوشل میڈیا کے حوالے سے اگر ہم بات کریں تو MTA ایک بڑی اہمیت کا حامل ہے جس سے نہ صرف ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچتا ہے بلکہ اس کے ذریعہ ساری دنیا کے احمدی بہت سی برکات و معلومات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ دور ممالک میں رہتے ہوئے بھی مرکزی جلسہ سالانہ برطانیہ، جرمنی، قادیان سے مستفید ہوتے ہیں۔ عالمی بیعت میں شامل ہوتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے اس وقت کی اہم ایجاد سیٹلائٹ ہمیں ایم ٹی اے کی صورت میں بہت فائدہ دیتی ہے اور اب ایم ٹی اے کی نعمت سوشل میڈیا کے دیگر پلیٹ فارمز پر بھی میسر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”یہ عالم گواہ ہے جو احمدیت کو اللہ کی طرف سے عطا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی تھی کہ مسیح محمدی کے لئے آسمان کی فضائیں مسخّر کی جائیں گی اور حضرت مسیح موعودؑ کے غلاموں کو آسمانی سفروں میں سب دنیا پر غالب کیا جائے گا۔“

(الفضل انٹرنیشنل، 12 اپریل 1996ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ MTA کے ذریعے پہلی تاریخی عالمی بیعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”تاریخ عالم میں پہلا واقعہ ہے کہ کوئی بیعت لی جا رہی ہو اور سارے عالم میں بیک وقت اس بیعت کے ساتھ زبانیں بھی متحرک ہوں اور دل بھی دھڑک رہے ہوں اور ایک آواز کے ساتھ اقرار کرنا ایک عجیب کیفیت دل میں پیدا کرتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی خدا کی تقدیر کا ایک اظہار تھا.... یہ فرشتوں کی تحریک تھی کوئی اتفاقی خیال نہیں تھا۔“

(روزنامہ الفضل 4 جنوری 1993ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”ہماری کوشش اس میں یہ ہونی چاہئے کہ بجائے لغویات میں وقت گزارنے کے، ان سہولتوں سے غلط قسم کے فائدے اٹھانے کے ان سہولتوں کا صحیح فائدہ اٹھائیں، ان کو کام میں لائیں۔ اور اگر اُس گروہ کا ہم حصہ بن جائیں جو مسیح محمدی کے پیغام کو دنیا میں پہنچا رہا ہے تو ہم بھی اس گروہ میں شامل ہو سکتے ہیں، ان لوگوں میں شامل ہو سکتے ہیں جن کی خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے۔“

(خطبہ جمعہ 15/ اکتوبر 2010ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں جدید ایجادات سے مفید فوائد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(کمپوزڈ۔ زاہد محمود)